عبداللطیف خالد چیمہ

۷؍ستمبر یومِ تحفظِ ختمِ نبوت

(یومِ قراردادِ اقلیت)

۴۱ سال قبل ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی پارلیمنٹ نے طویل غور وخوض اور دونوں فریقوں کا مؤقف سننے کے بعد لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس یادگار اور تاریخی فیصلے کے حوالے سے ملک بھر میں تمام مکاتبِ فکر ۷؍ستمبر کو یومِ تحفظِ ختمِ نبوت (یومِ قراردادِ اقلیت) کے طور پر مناتے ہیں۔ مجلس احرار اسلام اور اس کے ماتحت اداروں نے ماضی میں جب یہ دن منانے کا اعلان کیا تو بعض حضرات کو ناگوار بھی گزرا، لیکن ہم نے اس حوالے سے دھیرے دھیرے محنت جاری رکھی اور آج تمام دینی طبقات حتیٰ کہ پیپلز پارٹی کے بعض رہنما بھی اس دن کی مناسبت سے مثبت اظہارِ خیال کرنے لگے ہیں۔ ہم سب کے شکرگزار ہیں اور یہ کہنا چاہتے ہیں ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کی قرارداد اقلیت جو یقیناً ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی قیادت میں پاس ہوئی اور ۲۶؍اپریل ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت ایکٹ جو صدر محمد ضیاء الحق مرحوم نے جاری کیا پر عملدرآمد کی صورت حال انتہائی ناگفتہ بہ ہے۔ بلکہ بین الاقوامی طاقتوں اور سیکولر لابیوں کا ہدف تحفظِ ختمِ نبوت کے قوانین کو ختم کرانا ہے، ان قوانین کے دفاع وتحفظ کے لیے مزید ایک لمبی جنگ لڑنی ہے لیکن یہ جنگ حکمت وتدبیر اور بصیرت کی متقاضی ہے۔ قادیانی، ورلڈ اسٹیبلشمنٹ، انٹرنیشنل سیکولر لابیوں، میڈیا اور منصوبہ بندی کے ذریعے امریکہ اور بین الاقوامی اداروں میں رسوخ حاصل کر کے پاکستان کے حالات کو خراب کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑ رہے۔ ایسے میں ۷؍ستمبر کے موقع پر ہمیں تجدیدِ عہد بھی کرنا ہے اور یومِ ختمِ نبوّت کے حوالے سے اس روز شہداءِ ختمِ نبوّت کی لازوال قربانیوں کو سامنے رکھ کر منکرینِ ختمِ نبوّت کی ریشہ دوانیوں کے سدباب کی بہترین تدبیریں بھی کرنی ہیں۔

مجلس احرار اسلام کی جملہ ماتحت شاخوں، ذیلی اداروں اور ارکان ومعاونین کے لیے لازم ہے کہ وہ ''یومِ ختمِ نبوّت'' کے حوالے سے اجتماعات، تقریبات اور اجلاس منعقد کر کے اپنے ایمان کو جلابخشیں اور قادیانیوں کی ملک وملت خصوصاً ایٹمی اثاثوں کے خلاف قادیانی سازشوں کو بے نقاب کرنے میں اپنا مؤثر کردار ادا کریں۔ تمام مکاتبِ فکر کے نمائندہ حضرات کو مدعو بھی کریں اور اُن کے پروگراموں میں شریک بھی ہوں۔ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کے حوالے سے یہ طرزِ عمل اکابر احرار وختم ونبوّت کی ارواح کے لیے ایصالِ ثواب بھی ہوگا اور ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بھی۔ احرار کارکن یاد رکھیں کہ عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کا کام ان کی اصل وراثت ہے اور وراثت کے اس عمل کو آگے منتقل کرتے رہنا ہمیں اپنی

جان سے بھی عزیز ہے۔ اس راستے کی مشکلات اور کلفتیں صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنا بھی احرار کا شیوہ ہے منفی پراپگنڈے سے کبھی متاثر نہ ہوں، بلکہ اپنے کام سے کام رکھیں، یادرکھیں کہ جوں جوں تحریک ختم نبوت کا دائرہ احرار کے توسط سے وسیع ہوگا توں توں حاسدین کا حسد حد سے بڑھتا جائے گا اور بغض معاویہ رضی اللہ عنہ کے عادی مجرم طرح طرح کی بہتان طرازی پر اُتر آئیں گے۔ یہ وار ہم تو سہنے کے عادی ہو چکے ہیں، احرار کارکنو! ہمیں ورثے میں یہی ملا تھا سو تمھیں بھی نصیحت و وصیت کرتے ہیں کہ ایسے میں صراط مستقیم پر گامزن رہنا اور اعتدال کا راستہ کبھی نہ چھوڑنا کامیابی تمہارے قدم چومے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ، وماعلینا الا البلاغ

سردار عبدالقیوم خان کی رحلت:

آزاد کشمیر کے حریت پسند اور معمر رہنما، مجاہد اوّل سردار عبدالقیوم خان طویل علالت کے بعد ۱۱؍ جولائی ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔ یہ صدمہ تمام قومی و دینی اور سیاسی حلقوں کے لیے انتہائی غم کا باعث ہے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

سردار صاحب مرحوم کو یہ اعزاز حاصل تھا کہ انھوں نے ۲۳؍ اگست ۱۹۴۷ء کو بھارت کے خلاف پہلی گولی چلا کر تحریکِ آزادی کا آغاز کیا۔ وہ جموں کشمیر مسلم کانفرنس کے بانی رہنما تھے اور آزاد کشمیر کے صدر اور وزیر اعظم کے منصب پر باوقار انداز میں فائز رہے، ان کی نماز جنازہ ان کے آبائی گاؤں غازی آباد میں ادا کی گئی جو انتہائی رش کے باعث چار مرتبہ پڑھی گئی۔ سردار عبدالقیوم خان آزاد کشمیر کے ساتھ ساتھ پاکستان کی قومی و سیاسی تاریخ کا اہم باب رہے ہیں اور حب الوطنی کے حوالے سے اپنی مثال آپ تھے۔ عقیدۂ ختمِ نبوّت کے حوالے سے اُن کا تاریخی کردار تاریخ کے اوراق پر ثبت ہے جس کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جانشین امیر شریعت حضرت مولانا سید ابومعاویہ ابوذر بخاری رحمہ اللہ سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ ۱۹۷۰ء میں سردار صاحب اُنھی کی دعوت پر دفتر احرار لاہور تشریف لائے احرار پارک دہلی دروازہ لاہور میں منعقدہ ''احرار ختم نبوّت کانفرنس'' میں خطاب بھی کیا۔ سردار صاحب نے جیوشِ احرار کی پریڈ دیکھی اور سلامی لی۔ اس موقع پر احرار کارکنوں نے جب یہ ترانہ پڑھا: ''اے وطن ہم تیری عزت کی قسم کھاتے ہیں'' تو سردار عبدالقیوم کی آنکھوں میں آنسو آ گئے تھے۔ سردار صاحب مرحوم اسی دور میں چیچہ وطنی میں منعقدہ ایک کانفرنس میں تشریف لائے اور احرار رہنماؤں کے ساتھ انھوں نے بھی خطاب کیا۔

۱۹۷۳ء میں آزاد کشمیر میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے اُن کی انتھک کوششوں کو کبھی بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انھوں نے ملک و ملت کے لیے جہاں گراں قدر خدمات انجام دیں وہاں اسلام اور وطنِ عزیز کے دفاع کے لیے بڑی مشکلات و مصائب برداشت کیے، اللہ تعالیٰ مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے، سیئات سے درگزر فرمائے اور اُن کی مغفرت فرمائے۔ آمین